مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوّت کراچی

خدا کی قسم نماز اور زکواۃ
کے درمیان جو لوگ تفریق کریں گے
میں ضرور ان کے خلاف جہاد کرونگا،
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

جلد نمبر ۳

۲۰ تا ۲۶ جولائی بمطابق ۲۱ تا ۲۷ شوال

شمارہ نمبر ۷

خصائل نبوی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات درباب اشعار

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمہ اللہ

۶۔ حدثنا علی بن حجر انبانا شریک عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرة قال جالست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من مائة مرة وکان اصحابہ یتناشدون الشعر ویتذاکرون اشیاء من امر الجاھلیة وھو ساکت وربما تبسم معھم۔

۶۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سو مجلسوں سے زیادہ بیٹھا ہوں جن میں صحابہ اشعار پڑھتے تھے۔ اور جاہلیت کے زمانے کے قصے قصائص نقل فرماتے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کو روکتے نہیں تھے) خاموشی سے سنتے تھے، بلکہ کبھی کبھی ان کے ساتھ ہنسنے میں شریک ہوتے تھے۔

فائدہ ۔ یعنی ان تذکروں میں کوئی ہنسی کی بات ہوتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی تبسم فرماتے جس سے معلوم ہوا کہ سکوت اور خاموشی ناراضی یا گرانی سے نہ تھی بلکہ توجہ باطنی کی وجہ سے ہوتی تھی اسی لیے کوئی بات ایسی ہوتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تبسم فرماتے۔ حضرت زید بن ثابت کاتب وحی فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں رہتا تھا۔ جب وحی نازل ہوتی تو مجھے طلب فرما کر اس کو لکھوا دیا کرتے کرتے تھے ہم لوگ جب دنیا کا تذکرہ کرتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی دنیا کا تذکرہ فرماتے تھے اور جب ہم آخرت کے متعلق تذکرہ کرتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آخرت کا تذکرہ فرماتے۔ جب ہم کھانے کا کوئی تذکرہ کرتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی نوع کا تذکرہ فرماتے مطلب یہ ہے کہ جس نوع کا تذکرہ صحابہ کرام کرتے تھے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کمال شفقت و ملاطفت کی وجہ سے اسی نوع کا تذکرہ ان کی دلداری کے لیے فرماتے یہ نہ تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں صرف دین ہی دین کا تذکرہ ہو اور کوئی تذکرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں نہ آنے۔ کہ ان مختلف انواع کے تذکروں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور موانست بڑھتی تھی اور جب ایک ہی نوع کا ذکر ہر وقت رہے تو بسا اوقات توحش کا سبب بن جاتا ہے بالخصوص اجنبیوں کے لیے کہ اجانب عموماً دنیاوی اغراض لے کر آتے ہیں اور یہی تذکرے ان کے تعلقات اور موانست کا سبب بنتے ہیں۔

۷۔ حدثنا علی بن حجر انبانا شریک عن عبدالملک بن عمیر عن ابی سلمة عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشعر کلمة تکلمت بھا العرب کلمة لبید۔

باقی صہ ۲۲ پر

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۳

ختم نبوت
کراچی

شمارہ نمبر ۷

فہرست

۱ خصائل نبوی ؐ
حضرت شیخ الحدیث رحؒ ۲

۲ حج کی اہمیت
مولانا محمد منظور نعمانی ۳

۳ ابتدائیہ عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۵

۴ خاتم النبیینؐ انجیل برناباس کی روشنی میں
مولانا تاج محمد صاحب ۶

۵ دوسری عالمی کانفرنس تہران
مولانا عبدالحکیم صاحب ۸

۶ مل نشو و نما کی بنیادیں زاہد منیر عامر ۱۱

۷ الاستفتا برائے علم قصص القرآن ۱۴

۸ مومنین میں تفریق پیدا کرنے والی مسجد گرا دینی چاہیے
جناب ابن الحسن گیلانی صاحب ۱۶

۹ کاروان ختم نبوت ۱۸

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

ڈیڑھ روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ــــ ۶۰ روپے
ششماہی ــــ ۳۵ روپے
سہ ماہی ــــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/A سائٹرہ مینشن
ایم ۔ اے جناح روڈ ۔ کراچی ۔

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

حج کی اہمیّت

حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک زادًا وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یھودیا او نصرانیا وذالک ان اللہ تبارک و تعالیٰ یقول وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس سفرِ حج کا ضروری سامان ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :۔ "اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں" (جامع ترمذی)

تشریح۔ اس حدیث میں ان لوگوں کے لیے بڑی سخت وعید ہے جو حج کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں اور پھر حج نہ کریں۔ فرمایا گیا ہے کہ ان کا اس حال میں مرنا اور یہودی اور نصرانی ہو کر مرنا گویا برابر ہے (معاذ اللہ) یہ اسی طرح کی وعید ہے جس طرح ترکِ نماز کو کفر و شرک کے قریب کہا گیا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے،

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (الروم ع ۵)

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک صلوٰۃ مشرکوں والا عمل ہے۔

حج فرض ہونے کے باوجود حج نہ کرنے والوں کو مشرکین کے بجائے یہود و نصاریٰ سے تشبیہ دینے کا راز یہ ہے کہ حج نہ کرنا یہود و نصاریٰ کی خصوصیت تھی کیونکہ مشرکین عرب حج کیا کرتے تھے لیکن وہ نماز نہیں پڑھتے تھے اس لیے ترکِ نماز کو مشرکوں والا عمل بتلایا گیا ہے۔

اس حدیث میں استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والوں کے لیے جو سخت وعید ہے اس کے لیے سورۃ آل عمران کی اس آیت کا حوالہ دیا گیا ہے اور اسی کی سند پیش کی گئی ہے جس میں حج کی فرضیت کا بیان ہے یعنی وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ راوی نے صرف حوالہ کے طور پر آیت کا یہ ابتدائی حصہ پڑھنے پر اکتفا کیا یہ وعید آیت کے جس حصے سے تعلق ہے وہ اس سے آگے والا حصہ ہے یعنی۔ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس حکم کے بعد کوئی شخص کافرانہ رویہ اختیار کرے یعنی باوجود استطاعت کے حج نہ کرے تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں، وہ ساری دنیا اور ساری کائنات سے بے نیاز ہے، اس میں استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والوں کے رویہ کو مَنْ کَفَرَ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے، اور ان اللہ غنی عن العلمین کی وعید سنائی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہی ہوا کہ ایسے ناشکرے اور نافرمان جو کچھ بھی کریں اور جس حال میں مریں اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی پرواہ نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام
علی من لا نبی بعدہ

قادیانی آرڈی ننس کی خلاف ورزی

راولپنڈی کی ایک خبر ہے ذرا اس کو پڑھیے۔

راولپنڈی ۲ جولائی (نمائندہ جسارت) قادیانیوں کی طرف سے قادیانی آرڈی ننس کی صریح خلاف کا ایک اور واقعہ سامنے آیا ہے۔ آرڈی ننس کے تحت قادیانیوں کو اپنی عبادت کو نماز کا نام دینے کی ممانعت کی گئی ہے اور اس کی سزا بھی مقرر کر دی گئی ہے اس کے باوجود راولپنڈی میں مری روڈ پر قادیانیوں کی عبادتگاہ پر جس کا نام انہوں نے بیت الحمد رکھا ہے عید الفطر پر یہ اطلاع اعلان کی صورت میں لکھ کر لگائی کہ قادیانیوں کی نماز عید خراب موسم کی وجہ سے بیت الحمد میں ہوگی۔ واضح رہے کہ قادیانیوں کے خلاف آرڈی ننس کے بعد اس عمارت سے مسجد کا لفظ مٹا دیا گیا تھا اور بلیک بورڈ پر تبلیغی عبارتیں لکھی جاتی تھیں وہ لکھنا بند کر دی گئی تھیں اور یہاں عبادت کا عمل بھی موقوف کر دیا گیا تھا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ضلعی حکام نے قانون کی اس کھلی خلاف ورزی پر کا نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ افراد کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی ہے یا نہیں؟ عید کے روز مری روڈ بلاک تھی اور کاروں اور موٹر سائیکلوں پر قادیانی عبادت کرنے آئے تھے"

(روزنامہ جسارت مورخہ ۳ جولائی ۱۹۸۴ء صفحہ)

قادیانیوں کی طرف سے عید کے دن قادیانی آرڈی ننس کی خلاف ورزی کا دوسرا واقعہ کراچی میں پیش آیا ہے۔ پہلے تو وہ زوجیکل گارڈن میں حسب سابق اپنی عبادت کرنا چاہتے تھے اور انہوں نے اپنی درخواست میں بھی یہ ظاہر کیا تھا کہ وہ مذہبی اجتماع منعقد کرنا چاہتے ہیں ہمیں یہ پتہ نہیں چل سکا کہ آیا ان کو اجازت دے دی گئی یا نہیں البتہ ان کی پوری کوشش تھی کہ وہ وہاں اپنی عید ادا کر سکیں لیکن الحمد للہ مولانا طیب نقشبندی خطیب صابری مسجد گارڈن نے مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کو بروقت اطلاع دی اور مجلس کے رہنماؤں نے حکام بالا تک علماء کرام کے تعاون سے اپنی بات پہنچائی بالآخر وہاں وہ اپنی عبادت ادا کرنے میں ناکام رہے اور پھر اپنی عبادت گاہ صدر کے علاقہ میگزین لائن میں قائم ہے وہاں انہوں نے آرڈی ننس کی کھلی خلاف ورزی کرتے ہوئے عبادت گاہ سے باہر شامیانے لگائے اور بائر لگائے۔ وہاں انہوں نے اپنی عبادت نماز کی صورت میں ادا کی (اور نہ معلوم کتنے مسلمان اس دھوکہ میں کہ مسلمانوں کی نماز عید ہو رہی ہے۔ شامل ہو گئے ہوں گے)

سب سے بڑا ظلم تو یہ ہوا کہ لاؤڈ سپیکر بھی چل رہا تھا اور تقاریر بھی ہو رہی تھیں۔ یہ سب کچھ ہوتا رہا

باقی صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم انجیل برنباس کی روشنی میں

حضرت مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیروالی

۱۱۔ "عنقریب میرے بعد تمام نبیوں اور پاک آدمیوں کی روشنی آئیگا تب وہ تمام نبیوں کے اقوال کی تاریکی پر نور چمکائے گا۔ کیونکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور جب یہ بات کہی یسوع نے ایک ٹھنڈا سانس لیا۔ اور کہا اے پروردگار معبود اسرائیل پر رحم کر۔ اور ابراہیم اور اس کی نسل پر مہربانی کی نظر فرما۔ تاکہ وہ سچے دل کے ساتھ تیری خدمت (واطاعت) کریں"۔

(انجیل برنباس آیت ۲۲ تا ۲۵ فصل ۱۷)

۱۲۔ "پس یسوع کے شاگرد فرشتوں کی نافرمانی کی وجہ سے بڑے دہشت زدہ ہوگئے۔ تب یسوع نے کہا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو آدمی نماز نہیں پڑھتا وہ شیطان سے بھی برا ہے۔ اور عنقریب اس پر بہت ہی بڑا عذاب وارد ہوگا۔ اس واسطے کہ شیطان کے لیے اس کے گرنے سے قبل کوئی نصیحت ڈرنے کے بارے میں موجود نہ تھی۔ اور اللہ نے اس کے لیے کوئی رسول نہیں بھیجا۔ جو اس کو توبہ کی طرف بلاتا لیکن انسان بحالیکہ تحقیق تمام انبیاء بجز اس رسول اللہ کے آچکے ہیں۔ جو کہ جلد تر میرے بعد آئے گا۔ کیونکہ اللہ اسی امر کا ارادہ رکھتا ہے کہ میں اس کے راستہ کو صاف کر دوں"۔

(انجیل برنباس فصل ۳۶ آئت ۱ تا ۷)

۱۳۔ "پس جبکہ آدم اپنے پیروں پر کھڑا ہوا۔ اس نے آسمان میں ایک تحریر سورج کی طرح چمکتی دیکھی۔ تب آدم نے اپنا منہ کھولا۔ اور کہا میں تیرا شکر کرتا ہوں۔ اے میرے پروردگار۔ کیونکہ تو نے مہربانی کی اور مجھ کو پیدا کیا۔ لیکن میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو مجھے خبر دے کہ ان کلمات کے کیا معنی ہیں "محمد رسول اللہ"۔

(انجیل برنباس فصل ۳۹ آئت ۱۴ تا ۱۶)

۱۴۔ "پس آدم نے یہ کہا کہ اے پروردگار یہ تحریر مجھے میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر عطا فرما۔ تب اللہ نے پہلے انسان کو تحریر اس کے دونوں انگوٹھوں پر عطا کی۔ داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ عبارت لا الٰہ الا اللہ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ عبارت محمد رسول اللہ۔ تب پہلے انسان نے ان کلمات کو پدری محبت کے ساتھ بوسہ دیا اور اپنی آنکھوں سے ملا۔ اور کہا مبارک ہے وہ دن جس میں کہ تو دنیا کی طرف آئے گا"۔

(فصل ۳۹ آئت ۲۳ تا ۲۶)

۱۵۔ "میں اس کے لائق نہیں ہوں کہ اس رسول اللہ کے جوتے کے بند یا نعلین کے تسمے کھولوں۔ جس کو تم مسیا کہتے ہو۔ وہ جو کہ میرے پہلے پیدا کیا گیا اور اب میرے بعد آئے گا۔ اور وہ بہت جلد کلام حق کے ساتھ آئے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہوگی"۔

(فصل ۴۲ آئت ۱۳ تا ۱۶)

۱۶۔ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک نبی جب وہ آتا ہے تو وہ فقط ایک ہی قوم کے لیئے اللہ کی رحمت کی نشانی اٹھا کر لاتا ہے اور اسی وجہ سے ان انبیاء کا کلام اس قوم سے آگے نہیں بڑھا۔ جس کی جانب وہ بھیجے گئے تھے۔ لیکن رسول اللہ جب آئے گا۔ اللہ اس کو وہ چیز عطا کرے گا جو کہ اس کے ہاتھ کی انگشتری کی مانند ہے۔ پس وہ زمین کی ان تمام قوموں کے لیے خلاص اور رحمت لائے گا۔ جو کہ اس کی تعلیم کو قبول کریں گے۔ اور عنقریب وہ ظالموں پر ایک زور کے ساتھ آئے گا۔ اور بتوں کی عبادت کو مٹا دے گا۔ شیطان ذلیل اور خوار ہوگا۔ کیونکہ اللہ نے ابراہیم سے ایک ہی وعدہ کیا ہے اور کہا ہے

۔ تو دیکھ کر میں تیری نسل سے تمام زمین کے قبیلوں کو برکت دوں گا اور جس طرح کہ تو نے اے ابراہیم بتوں کو توڑ کر پارہ پارہ کر دیا ہے۔ ایسے ہی تیری نسل کرے گی؟

(فصل ۴۳ آئت ۱۳ تا ۱۹)

۷:۔ "وہ ایک مبارک زمانہ ہے۔ جس میں کہ یہ رسول دنیا میں آئے گا۔ تم مجھے سچا مانو۔ ہر آئینہ میں نے اس کو دیکھا اور اس کے آنحضرت و حرمت کو پیش کیا (اس کی تعظیم کی) ہے جیسا کہ ہر ایک نبی نے دیکھا ہے کیونکہ اللہ ان (نبیوں) کو اس (رسول) کی روح بطور ہیشگی کے عطا کرتا ہے اور جبکہ میں نے اس کو دیکھا میں تسلی سے بھر کر کہنے لگا۔" اے محمدؐ اللہ تیرے ساتھ ہو۔ اور مجھ کو اس قابل بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھولوں۔ کیونکہ اگر میں یہ شرف حاصل کر لوں تو بڑا نبی اور اللہ کا قدوس ہو جاؤں گا۔

(فصل ۴۴ آئت ۲۷ تا ۳۱)

۸:۔ "کاہن نے جواب میں کہا کہ کیا رسول اللہ کے آنے کے بعد اور نبی بھی آئیں گے؟ یسوع نے جواب دیا۔ اس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے نبی کوئی نہیں آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی ایک بھاری تعداد آئے گی؟"

(فصل ۹۷ آئت ۹-۱۰)

۹:۔ "اور باوجود اس کے کہ میں اس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کا بھی مستحق نہیں ہوں۔ میں نے اللہ کی طرف سے نعمت اور رحمت کے طور پر یہ (رتبہ) حاصل کیا ہے کہ اس کو دیکھوں۔

(فصل ۹۷ آئت ۱)

۱۰:۔ "تب اس وقت کاہن نے کہا۔ مسیا کا نام کیا رکھا جائے گا۔ اور وہ کیا نشانی ہے جو اس کے آنے کا اعلان کرے گی۔؟ یسوع نے جواب دیا۔ مسیا کا نام عجیب ہے۔ اس لیے کہ جس وقت اللہ نے اس ذات کو پیدا کیا اور اسے آسمانی روشنی میں رکھا تو خود ہی اس کا نام بھی رکھا۔ اللہ نے کہا اے محمدؐ تو صبر کر اس لیے کہ میں تیرے ہی لیے جنت اور دنیا اور مخلوقات کی بڑی بھاری بھیڑ جس کو کہ تجھے بخشوں گا پیدا کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ یہاں تک کہ جو تجھے برکت دے گا۔ وہ مبارک ہوگا۔ اور جو تجھ پر لعنت کرے گا ملعون ہوگا۔ اور جس وقت میں تجھ کو دنیا میں بھیجوں گا۔ تجھے نجات کے لیے اپنا رسول بناؤں اور تیرا کلام سچا ہوگا۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین دونوں کمزور ہو جائیں گے۔ مگر تیرا نام کبھی کمزور نہیں ہوگا۔ تحقیق اس کا نام مبارک محمدؐ ہے۔ اس وقت عام لوگوں نے یہ کہتے ہوئے شور پکارا:
"یا اللہ تو ہمارے لیے اپنے رسولؐ کو بھیج۔ آے محمدؐ تو جلد دنیا کو نجات دینے کے لیے آ۔"

(فصل ۹۷ آئت ۱۴ تا ۱۹)

۱۱:۔ پس اے برنباس تو معلوم کر کہ اس کی وجہ سے مجھ پر (اپنی) حفاظت کرنا واجب ہے۔ اور عنقریب میرا ایک شاگرد مجھے تیس سکوں کے ٹکڑوں کے عوض بیچ ڈالے گا۔ اور اس بنا پر پس مجھ کو اس بات کا یقین ہے کہ جو شخص مجھے بیچے گا وہ میرے ہی نام سے قتل کیا جائے گا۔ اس لیے کہ اللہ مجھ کو زمین سے اوپر اٹھائے گا اور بے وفا کی صورت میں بدل دے گا۔ یہاں تک کہ اس کو ہر ایک یہی خیال کرے گا کہ میں ہوں۔ مگر جب مقدس محمد رسول اللہؐ آئے گا۔ وہ اس بدنامی کے دھبے کو مجھ سے دور کرے گا۔ اور اللہ یہ اس لیے کرے گا کہ میں نے مسیا کی حقیقت کا اقرار کیا ہے۔ وہ مسیا جو مجھے یہ نیک بدلہ دیگا یعنی کہ میں پہچانا جاؤں کہ زندہ ہوں۔ اور یہ کہ میں ایسی موت مرنے کے دھبے سے بری ہوں۔

(فصل ۱۱۲ آئت ۱۳ تا ۱۷)

۱۲:۔ "پس جب کہ آدمیوں نے مجھ کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہا تھا۔ مگر یہ کہ میں دنیا میں بے گناہ تھا۔ اس لیے اللہ نے ارادہ کیا کہ اس دنیا میں آدمی یہودا کی موت سے مجھ سے ٹھٹھا کریں۔ یہ خیال کر کے کہ وہ میں ہی ہوں جو کہ صلیب پر مرا ہوں۔ تاکہ قیامت کے دن شیطان مجھ سے ٹھٹھا نہ کریں۔ اور یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی جب کہ محمد رسولؐ اللہ آئے گا۔ جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا۔ جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے؟"

(فصل ۲۲۰ آئت ۱۹-۲۰)

دُعا

۱۳:۔ "اے رب بخشش والے اور رحمت میں غنی تو اپنے خادم کو قیامت کے دن اپنے رسول کی امت میں ہونا نصیب کر۔

(فصل ۲۱۲ صفحہ ۲۹۴)

مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی

دوسری عالمی کانفرنس تہران

۱۹۸۴

دوسری عالمی مؤتمر علماء اسلام منعقدہ تہران (ایران)، ۱۰ مئی ۱۹۸۴ء تا ۱۵ مئی ۱۹۸۴ء میں ۲۲۰ افراد پر مشتمل پاکستانی وفد کے قائد حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب رئیس جامعہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی پاکستان نے اس کے دوسرے دن کے اجلاس میں جو مقالہ پیش کیا اس کا اردو متن ہدیہ قارئین ہے۔ (ادارہ)

دوسری عالمی کانفرنس تہران ۱۴۰۴ھ
اتحاد اسلامی کی راہ میں حقیقی اور عارضی موانع

مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا کرنے میں عالمی استعمار پسندوں کا کردار کئی خطوط پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اسلامی ممالک کی مذہب کے نام پر تقسیم وطنیت، زبان، رنگ اور نسل وغیرہ بیشمار تعصبات کا استعمال کرنا عالمی استعمار کا ہتھیار ہے من جملہ ان کے ثقافتی جنگ بھی عالم اسلام کی تفریق کے لیے استعماری ہتھیار ہے۔ عالمی ظالم اور غاصب استعماری قوتیں اپنے ناپاک مقاصد کی تکمیل کے لیے اپنی ثقافت کی نشر و اشاعت یا مسلمانوں کے درمیان مذہبی یا قومی یا نسلی تعصب کی آگ بھڑکاتے ہیں۔ کسی مقام پر سامراجی مشینری، ثقافتی تنظیموں، تعلیمی اور تبلیغی اور تربیتی اداروں کی آڑ میں اسلام دشمن سرگرمیاں تیز تر کرتا رہا۔ اس کا فراز استعماری ٹولہ نے سیاسی چالیں بھی چلیں۔ اور اس کے علاوہ اقتصادی مسائل اور جدید ٹیکنالوجی کا جادو جلایا۔ اتحاد اسلامی کو ختم کرنے کے لیے شرقی اور غربی استعمار پسندوں اور استکبار کے حریفوں نے عالم اسلام میں [illegible] کی ذہنی [illegible] کر اسلامی معارف میں شامل کرنے کی سازش کی۔ اس وقت میں اس موضوع کے نقطہ سیاسی جنگ کے ماتحت علماءِ اسلام کی قیادت کو کمزور بنانے کی سامراجی کوشش اور علماءِ اسلام پر سامراجی ایجنٹوں کے غلبے اور اقتدار کی جدوجہد کے عنوان سے مقبوضہ ہندوستان کے بارے میں گذارشات پیش کروں گا۔

جنابِ صدر! علماءِ اسلام اور خطباءِ ملت نے باطل کی تمام قوتوں کا ہمیشہ مقابلہ کیا ہے یہ علماءِ اسلام ہی کا کارنامہ ہے کہ تاتاریوں اور برصغیر میں مغل بادشاہوں کی طاغوتی قوتوں نے جب علوم کتاب و سنت پر مشتمل کتاب خانے تباہ کیے تو علماءِ اسلام نے وسائل کی کمی کے باوجود قرآن کریم کے الفاظ معانی مقاصد اور علوم عالیہ کی مختلف عنوانوں سے لاکھوں کتابیں تصنیف فرما کر ملت اسلامیہ پر احسان کیا۔ آج نہ صرف عالم اسلام بلکہ پوری دنیائے انسانیت نے ان علماءِ کرام کے فیوضات سے استفادہ کرکے اپنا معاشی اور ٹیکنالوجی نظام مرتب کیا۔ علم علماءِ اسلام نے دیا۔ زبان اور طریقۂ استعمال غیر قوموں کا اپنایا ہے۔ اسی طرح ملت اسلامیہ پر جب ملتوں کے دور کے بعد سیاسی زوال شروع ہوا تو یہ علماءِ اسلام ہی تھے۔ جنہوں نے محراب و منبر سے جہاد کی آواز اٹھائی۔ انہی علماء نے زبان، قلم اور ہتھیار کے جہاد غرض ہر میدان میں مسلمانوں کی قیادت کی۔ (جزا اللہ احسن الجزاء۔ آمین)۔ جناب والا میں عالم اسلام کے ایک ٹکڑے فرنگی استعمار کے دور کے مقبوضہ مظلوم ہندوستان کے

علماء کرام کی قیادت اور سیادت اور مظلومیت کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ برصغیر متحدہ ہندوستان میں سلاطین مغلیہ کے دور میں اکبر بادشاہ نے دین اکبری کے نام سے استعماری طاقتوں کے مفاد میں جب کفر و الحاد کی تحریک شروع کرکے قرآن کی سلف صالحین، اہل بیت، صحابہ کرامؓ اور خود رسول خاتم النبیینؐ (جو قرآن ناطق ہے) کی موجودہ تفسیر کو چھوڑ کر بہاء اللہ ایرانی اور مسیلمہ کذاب کی طرح دجل و فریب سے اسلام کا حلیہ بگاڑنا چاہا۔ پہلوی بادشاہت کی طرح اکبر بھی متکبر مغرور طاقت ور بادشاہ تھے۔ دوسری طرف اس کو علماءِ سوء ملحد و جاہل قبر نشینوں کی تائید حاصل تھی۔ دربار اکبری میں سجدہ ہوتا تھا۔ حرام اور حلال کا اختیار بادشاہ نے لے لیا تھا۔ براستے ایران کی سرحد تک برصغیر میں توحید و سنت کی ایک ایک علامت کو مٹایا جارہا تھا۔ تو اس وقت خطیب سرہند شیخ احمد فاروقی نسباً، سرہندی قریتاً (جو بعد میں مجدد الف ثانی کے نام سے مشہور ہوئے) نے مغلیہ سلطنت کے سامنے افضل الجہاد کلمۃ الحق عند سلطان الجائر کا حق ادا کیا۔ دین اکبری کے پرزے اڑا دیئے۔ علامہ احمد سرہندی (مشہور مجدد صاحب) کے ساتھ مقبوضہ ہندوستان کے لاکھوں علماء اس فکری و علمی جہاد میں شامل ہو گئے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تمام تقاضے اس طرح پورے کئے کہ نصوص قطعیہ کے ساتھ احادیث نبویؐ کے تمام علمی عملی تقاضے پورے ہوگئے۔ اہل بیت نبیؐ اور اصحاب نبیؐ کی عملی مثالیں زندہ ہوگئیں۔ مجدد الف ثانی (شیخ احمد سرہندیؒ) کو جہانگیر بادشاہ نے گیارہ مہینے قید کیا تو مجدد صاحبؒ کی تعلیم و تبلیغ سے قلعہ گوالیار جیل میں دو ہزار کے قریب ہنود مسلمان ہو گئے۔ یہ شعب ابو طالب والی نبویؐ قید کی پیروی کی برکت تھی۔ اُس دور کے علماء نے محراب و منبر سے اس جہاد اور احیائے سنت کی قیادت و امامت کرنے والے عالم کو مجدد الف ثانی کا خطاب دیا۔ جو آج ساری دنیا میں بولا جاتا ہے۔ افواج اور وسائل کے مالک مغرور سلطان کو عالم دین نے شکست دی۔ برصغیر ہند میں مغلوں کے سقوط اور برطانوی استعمار کے غلبے کے وقت دہلی کے مشہور و معروف خطیب و عالم دین شاہ ولی اللہ فاروقیؒ محدث دہلوی نے ملت اسلامیہ کی قیادت کرتے ہوئے افغانستان کے سلاطین اسلام کو جہاد کے لئے مکاتیب لکھے۔ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تحریک پر تیموری اور درانی غزنوی سلاطین اسلام نے برصغیر میں جہاد کیا۔ معرکہ پانی پت مشہور ہے۔ اس کے بعد برطانوی استعمار کے جبر و تشدد قتل عام کی جب انتہا ہوگئی تو پھر تاج برطانیہ کے خلاف جہاد کا اعلان بھی علماء ہی نے کیا۔ اور برصغیر کے علماء نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مدفون جنت البقیع کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کرکے برصغیر کی عظیم اسلامی یونیورسٹی جامعۃ العلوم الاسلامیہ واقع دیو بند کے بانی مؤسس مولانا محمد قاسم نانوتوی اور محدث عظیم مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی قیادت میں ۱۸۵۷ء کا جہاد کیا۔ جب ہندو اور سکھوں کی غداری سے برطانوی استعمار کو فتح ہوئی تو قائدین جہاد فتویٰ دینے والے علماء کرام کا قتل عام شروع ہو گیا۔ امیر المجاہدین حاجی امداد اللہؒ نے مکہ مکرمہ کی ہجرت کی اور دوسرے علماء کرام کے ساتھ انسانیت سوز سلوک کا یہ عالم تھا۔ کہ لدھیانہ سے انبالہ تک درختوں کے ساتھ لٹکا کر پانچ سو علماء کو پھانسی دی گئی۔ یہ علماء جو شہادت کے لیے ایک دوسرے سے سبقت کرتے تھے ان کی شجاعت، بیداری اور عشق شہادت دیکھ کر فرنگی استعمار نے مجبوراً سزا کے طور پر دریائے شور، جزائر مالٹا میں حبس کے دوران سزا موت دی۔ چنانچہ آج جزائر مالٹا میں ہزاروں علماء کے مقبرے موجود ہیں۔ علماء اسلام کے اس جذبے کو دیکھ کر نصرانی استعمار نے ابلتے ہوئے تیل میں زندہ علماء کو خنزیر کی کھال میں ڈال کر منظر عام میں جلایا۔ تاکہ دوسرے علماء برصغیر کے مسلمانوں کی قیادت کرنا چھوڑ دیں۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ برصغیر کے "اظہر ثانی دارالعلوم دیو بند" کے شیخ الحدیث مولانا محمود الحسنؒ المشہور شیخ الہندؒ نے اسلامی جہاد جاری رکھنے کے لئے تعلیم و تربیت، تنظیم اور تصنیف کے میدانوں میں ایسے مجاہدین علماء تیار کیے جنہوں نے نہ صرف برصغیر کی آزادی میں شاندار کردار ادا کیا بلکہ ان کی مساعی جمیلہ کے نتیجے میں بالواسطہ جنوبی ایشیا، شرق الوسطیٰ اور افریقہ کے غلام ممالک کو بھی آزادی نصیب ہوئی۔ شیخ الہند کی تحریک حریت اور اتحاد بین المسلمین کا نمونہ جمال الدین افغانی، عبدالکریم الجزائری، شیخ محمد عبدہ مصری، میرزا محمد تقی شیرازی، شیخ محمد کاشف الغطا، غازی امان اللہ، انور پاشا، غالب پاشا جیسے نابغہ روزگار ہستیوں میں ملتا ہے۔ امیر المجاہدین شیخ الہندؒ نے برطانوی استعمار

اور اس کے اتحادیوں کے خلاف جہاد کا سلسلہ شروع کرنے کے لیے دو۔ ترک موالات کا مشہور فتویٰ جاری کیا۔ (ب)۔ یہ کہ اپنے شاگرد مولانا عبید اللہ سندھی کی قیادت میں انقلابی مجاہدین کی تحریک چلائی جو ریشمی رومال تحریک کے نام سے مشہور ہے۔

(ج) داعی انقلاب اسلامی و اتحاد بین المسلمین شیخ الہندؒ جب حج پر گئے تو اس وقت فرنگی استعمار کا عمیل و جاسوس ملک و ملت فروش غدار اسلام شریف حجاز برطانوی سامراج کے زیر سایہ حکمران تھا۔ جس بدبخت نے عرب ازم اور وطنیت اور قومیت پرستی کا ہتھیار استعمال کر کے وحدت اسلامی کو پارہ پارہ کیا جس کے نتیجے میں آج مشرق وسطی جل رہا ہے۔ اس وقت شیخ الہند محمود الحسنؒ اور اس کے عظیم شاگرد شیخ الاسلام حسین احمد مدنیؒ سے خلافت اسلامیہ عثمانیہ کے خلاف بغاوت اور شریف کی اطاعت کے جواز کے لیے فتویٰ لینا چاہا۔ جس پر شیخ الہند اور اس کے نامور ساتھیوں نے انکار کر دیا۔ نصرانی استعمار نے اپنے غلام شریف مکہ کے ہاتھوں برصغیر کے اس عظیم مجاہد کو اس کی جماعت کے ساتھ جزائر مالٹا میں چار سال قید رکھا شیخ الہندؒ کے شاگرد مجاہد اسلام نے خراب امبر مدرسہ و خانقاہ سے اسوہ رسول کریم کی روشنی میں جہاد کی تمام صورتیں قائم و دائم رکھتے ہوئے مسلسل معرکہ جاری رکھا۔ برصغیر کے اس عظیم ملک کے علماء کی جدوجہد کا اثر آس پاس کے ملکوں پر ہوتا گیا۔ شیخ الہند کی رہائی کے بعد علماء اسلامیہ کی قیادت کے لیے جمعیت علماء ہند کے نام سے جماعت قائم کی گئی۔ اور عسکری نظام کو چلانے کے لیے مجلس احرار اسلام بنائی علمی اور فکری میدان میں جہاد کے لیے ازہر دارالعلوم دیوبند کے علاوہ لاکھوں مدارس و دارالعلوم جامعات قائم کیے۔ عالمی نصرانی استعمار نے اس میدان میں علماء سے شکست کھانے کے بعد نصرانی عیسائی تبلیغی مشن سرکاری وسائل کے ساتھ مظلوم اور غلام ہندوستان میں پھیلا دیا۔ برصغیر کے مجاہد علماء اسلام نے اس میدان میں بھی قیادت و سیادت کا حق ادا کرتے ہوئے تقریر و تحریر کا جہاد شروع کیا۔ مولانا رحمت اللہ مہاجر مکیؒ مؤسس مدرسہ صولتیہ کی تصنیفات رد نصرانیت میں اپنی مثال آپ ہیں۔ پادری فنڈر کی شکست اور میلہ خداشناسی کے نام سے مناظرہ مشہور و معروف ہے۔ برصغیر کے سابقہ ہند کے علماء اسلام نے قیادت و سیادت کا حق زندگی کے ہر میدان میں ادا کیا۔ وہ برطانوی نصرانی استعمار جس کی سلطنت میں سورج نہیں ڈوبتا تھا۔

علماء اسلام نے نہ صرف برصغیر بلکہ جنوبی ایشیاء اور مشرق بعید افریقہ تک صدائے جہاد پہنچا کر تحریکات حریت میں حرارت پیدا کی۔ آزادی کے بعد برصغیر کی تقسیم اور تحریک پاکستان بھی شیخ الہند کے دوسرے شاگرد علامہ شبیر احمد عثمانیؒ (اور اس کے ہزاروں تلامذہ) نے جمعیت علماء اسلام قائم کر کے برصغیر کے مسلمانوں کو استقلال پاکستان کے لیے آمادہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے اتحاد اسلامی کی خاطر اسلامی حکومت کے وجود میں آنے کے لیے ان علماء کے کہنے پر مطالبہ پاکستان کی حمایت کی تب جا کر ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء میں برصغیر (مظلوم غلام ہندوستان) سے برطانوی استعمار ختم ہوا۔ اور برصغیر بھارت اور پاکستان کے نام سے دو آزاد ملکوں کی صورتوں میں قائم ہوا۔ اس طرح دو سو سال غلامی کی زنجیریں توڑنے کی قیادت کرنے والے صرف اور صرف علماء کرام تھے۔ اس دو سو سالہ جہاد کے دوران برطانوی استعمار نے اسلام کے خلاف اور مسلمانوں کے انتشار کے لیے جہاں اور اسباب استعمال کیے ان میں ایک عظیم ہتھیار یہ بھی تھا۔ کہ فرنگی نے جہاد کی حرمت پر فتویٰ حاصل کرنے کے لیے اس دور کے شاطر اور جاسوس مرزا غلام احمد قادیانی نامی شخص سے نبوت کا دعویٰ کرایا جس نے اپنی تصنیفات میں صراحتاً اپنے آپ کو مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے نام سے اردو عربی فارسی میں اجرت پر کتابیں لکھوائیں۔ مرزا قادیانی کی صلیبی ذریت مدد کرتی تھیں۔ جیسا کہ اس نے خود اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔ اور یہ کہ جس حکومت میں ہم کو آرام ملتا ہے۔ اس کی اطاعت ہم (مرزائیوں) پر فرض ہے اور اب یہ کہ برطانوی راج ہم مرزائیوں کے لیے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے بہتر ہے۔ العیاذ باللہ!! اور جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری نبی اور رسول نہ مانے وہ کافر ہے وغیرہ وغیرہ (مادی باطلہ اس کی تصنیفات میں موجود ہیں۔ جن کی وجہ سے پاکستان کی قومی اسمبلی مجلس ملی نے ۱۹۷۴ء میں مرزا قادیانی کے دونوں گروہوں قادیانی اور لاہوری کو غیر مسلم قرار دے کر پاکستان کی اقلیت قرار دیا اور قومی اسمبلی کے اس دستور کی تکمیل کے لیے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے علماء اسلام کے مطالبے پر ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو صدارتی حکم کے ذریعہ لفظ مسجد آذان ازواج مطہرات، اہل بیت، نبیؐ، اصحاب، خلیفہ رضی اللہ علیہم ام المومنین جیسی مقدس اصطلاحات جو محمد رسول اللہ ابن عبداللہ ہاشمی

باقی صفحہ ۲۳ پر

دوسری اور آخری قسط

تحریر:۔ زاہد منیر عامر

ملی نشوونما کی بنیادیں

اندازہ کیجئے کہ جب نصابی کتب میں اس قسم کے نظریات بیان کئے جائیں گے اور قوم کو پڑھائے جائیں گے تو افراد قوم کا ذہن کس نہج پر سوچنا شروع کرے گا۔

ایک طرف اساتذہ کا یہ حال ہے جو اوپر بیان ہوا۔ دوسری طرف نصاب کا یہ حال ہے تیسری طرف طلباء کی حالت ہے اور چوتھی طرف معاشرے کی اجتماعی کیفیت ناچ گانے راگ رنگ صرف بازاروں کا ہی حصہ نہیں بلکہ ہمارے کالج بھی ان سے خوب خوب استفادہ کر رہے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ کالجوں میں ان کا نام "ثقافتی شو" رکھا جاتا ہے۔ اس ثقافتی شو کی اصطلاح سے جسٹس کیانی مرحوم کی وہ بات یاد آتی ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ

"اگر ایک طوائف کسی چوک میں ناچ رہی ہو تو اسے عریانیت یا بے حیائی کا مظاہرہ کہا جاتا ہے اور اگر اسی طوائف کو کسی کوٹھی کے دالان میں نچوایا جائے تو یہ ثقافتی شو ہو جائے گا۔"

کالجز میں ثقافتی شو منعقد کرانے کے لئے فنڈز سے خطیر رقوم خرچ کی جاتی ہیں۔ لیکن ان اصحاب کو اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ یہ "ثقافتی شو" اور یہ تضیع اوقات کے مظاہرے آپ کو دنیا و عقبیٰ میں کوئی فائدہ نہیں دے سکیں گے۔

علاوہ ازیں اب یہ گانے اور گیت صرف ثقافتی شوز کا حصہ نہیں رہے بلکہ یہ متعدی بیماری کی طرح گھر گھر پھیل چکے ہیں۔

آپ کسی گھر بازار، گلی محلے سے گذر جائیں ایسا ممکن نہیں کہ آپ کے کان گانوں کی آواز سے محروم رہ جائیں اور گانے بھی انتہائی لچر عریاں اور بیہودہ۔

یہ ایک اجتماعی بیماری ہے اس میں کالج یا غیر کالج کے نوجوانوں کی تخصیص نہیں ہے۔ گانوں کے اشعار اور مصرعے اخلاقی لحاظ سے تو ہوتے ہی پست معیار اور قابل اعتراض ہیں لیکن بعض اوقات ان اشعار (گانوں) میں بعض ایسی باتوں کو پرو دیا جاتا ہے جنہیں گنگنانے سے دین و ایمان بھی جاتا رہے اور جس شخص کا دین باقی نہ رہا اس کا کیا رہا؟

مثلاً ایک گانا ہے جسے کہ برصغیر کے ایک نامور گلوکار مکیش نے گایا ہے اور ہمارے ملک میں بھی زبان زد عام ہے۔

"دنیا بنانے والے کاہے کو دنیا بنائی؟
کیا تیرے من میں سمائی؟
تو بھی تو تڑپا ہوگا دنیا بنا کر!
کوئی نمی تو ہوگی آنکھوں میں تیری

یہ گانا اگرچہ ایک غیر مسلم ملک بھارت کا ہے مگر پاکستان میں اس کے کیسٹس عام بازاروں چوراہوں اور تمام مارکیٹوں میں کھلے عام فروخت ہو رہی ہیں۔ اور بچے بچے کی زبان پر یہ کفریہ کلمات ہیں۔ لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں کہ ایک اسلامی ملک میں یہ غیر اسلامی گانا

عج چہ معنی دارد؟

یہ بات تو رہی ایک طرف "نامور" مغنیہ اور "ملکہ ترنم" کہلانے والی بی بی کا گایا ہوا ایک گانا ملاحظہ

ہے۔

میری تقدیر کا مالک سوتا ہے
جلتے ہیں ارمان مرا دل روتا ہے
قسمت کا دستور نرالا ہوتا ہے

ملاحظہ ہو کس طرح بارگاہ ربانی میں گستاخی کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے متعلق فرماتا ہے۔

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۔ (البقرہ پ۳)

نہ اسے نیند پکڑتی ہے اور نہ غنیمہ

اور یہاں اس سے کیا خطاب کیا جا رہا ہے۔

غرضیکہ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں جو مل کر پہاڑ بنتی ہیں آج ہمارے ہاں عام ہیں مگر ان کی طرف ہماری توجہ منعطف نہیں ہوتی! جب قوم کے نونہالوں اور کو اس قسم کی چیزیں پڑھائی جائیں گی اور جب یہی نونہال و نوجوان یہ کردار پیش کریں گے یا ان کا معاشرہ انہیں جب یہ کچھ دے گا۔ تو ہمیں آنے والے وقت کو خوش آئند کہہ کر خود فریبی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔

ع خبر نہیں کیا ہے نام اس کا خدا فریبی کہ خود فریبی

تعلیمی اداروں کی حالت کا ذکر نامکمل رہے گا اگر اس نظام کی سب سے بڑی خرابی مخلوط تعلیم کا تذکرہ نہ کیا جائے میڈیکل کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مخلوط تعلیم کا طریقہ رائج ہے۔ پاکستان کو قائم ہوئے ۳۷ سال ہو گئے مگر ہماری درس گاہوں سے یہ ناسور نہ نکل سکا۔ اس خرابی کا ذمہ دار کون ہے اور کون نہیں! میں اس بحث میں پڑے بغیر یہ عرض کروں گا۔ کہ مخلوط تعلیم ہماری ذہنی غلامی کی علامت ہے انگریز کے صد سالہ دور حکومت نے ہمارے اذہان پر جن جراثیموں کو پیوست کر دیا مخلوط تعلیم بھی ان میں سے ایک ہے۔

"مخلوط تعلیم مغرب کے نظریہ حیات، نظریہ جنس، نظریہ تعداد ازدواج، نظریہ اخلاق و نظریہ معاشرت ہی کی پروردہ ہے"۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی خواتین کی شرکت ناگزیر ہوئی اور مذہبی احکام اس کی اجازت دیتے تو کامل پردے اور عورت و مرد کے نمایاں فرق کو ملحوظ رکھا جاتا مگر افسوس کہ "ایک گاڑی کے دو پہیوں" اور "زرِش بدوش" کے سیاہ شیشوں والی عینکیں لگا کر دیکھنے والے دانشوروں، فلسفیوں، حکمرانوں اور لیڈروں نے صریحاً اسلامی قوانین کے خلاف مخلوط تعلیم کے پودے کی مسلسل آبیاری کی اور مخلوط تعلیم سے لے کر "سیکرٹری خواتین" نیم مریضوں کی شادابیٔ نظر کے لیے خواتین ہوٹلوں میں ساقی گری اور دوکانوں میں منیجری کرنے والی خواتین، دوران سفر خدمت گری" کے لیے خواتین" کے استعمال تک نسوانی تقدس کو پامال کیا۔

یہ تھا ہمارے تعلیمی اداروں کے حال کا ایک طائرانہ جائزہ نوجوان نسل کا رخ کدھر ہے اور کیوں ہے! یہ حکایت بہت طوالت کی متقاضی ہے جس کے محض چند اشارات سطور گزشتہ میں کیے گئے ہیں۔

ہر ایک بات زبان پر نہ آسکی باقی
کہیں کہیں سے سنائے ہیں ہم نے افسانے

جس قوم کی نشوونما ان حالات میں ہو گی اس کے کردار و افکار کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ مقام فکر ہے کہ ہمارا معاشرہ آج بعینہٖ وہی تصویر پیش کر رہا ہے جو ایک زوال زدہ یا قریب زوال معاشرے کی ہوا کرتی ہے۔

ہمارے رہنماؤں کے بلند و بانگ دعوے ہمارے دانشوروں کے رٹے رٹائے فقرے۔ ہمارے تاریخی اجارہ داروں کی ٹھیکیداریاں ہمارے حکمرانوں کے وعدے۔ اب کوئی چیز بھی قابل اعتبار نہیں رہی۔ کیونکہ کوئی گوشہ بھی اطمینان بخش صورت حال پیش کرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ عرصے سے ہمارا معاشرہ جن خطوط پر (جن کا مختصر جائزہ گزشتہ سطور میں پیش کیا گیا) نشوونما پا رہا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ آج کے حالات کی صورت میں برآمد ہو رہا ہے۔

ہمارے ہاں نظریہ پاکستان کو ایک (SLOGAN) نعرے کے طور پر تو بڑی خوش اسلوبی سے استعمال کیا گیا مگر کسی نے آج تک اس کے تقاضے پورے کرنے کی طرف توجہ نہ دی!

نظریہ پاکستان موجودہ صورت حال سے یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ اسے نظریہ پاکستان کو بطور SLOGAN استعمال کرنے والے یا تو اس کی روح کو پہچانتے نہ تھے یا پھر تجاہل عارفانہ سے کام لے کر قوم کو اندھیرے میں رکھنا چاہتے تھے۔

کسی بھی قوم کو اس کے اساسی نظریہ کی طرف پیش قدمی کرنے سے روکے رکھنا کس قدر بڑا ظلم ہے اور یہ ظلم ہمارے ہاں گزشتہ

۲۷ برس سے روا رکھا گیا ہے۔

نظریہ پاکستان جو کہ دراصل نظریہ اسلام پر ہی استوار ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ نظریہ اسلام ہی کا دوسرا نام ہے اسے یکسر فراموش کیا گیا اور وطن عزیز کو باہر سے درآمد شدہ نظریات کی لیبارٹری بنائے رکھا گیا۔

ملک وقوم کو اپنے اساسی نظریہ سے دور رکھا گیا اور اس نظریہ کے موافق تعلیم و تعلیم کو نظر انداز کیا گیا۔ عوام کی زندگیوں کو اخلاقی اقدار کے سانچوں میں ڈھالنے کی کوئی کوشش نہ کی گئی۔ بلکہ الٹا قومی نظریات کو مسخ کرنے اور ان سے دور رکھنے کی کوششیں کسی نہ کسی صورت میں روا رکھی گئیں۔

کسی بھی قوم کا نظام تعلیم اس کی ملی نشوونما کا سنگ اول ہوتا ہے۔ مگر ہمارے ہاں اس کے احیاء کی مثبت کوششیں نہیں کی گئیں بلکہ لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کو مختلف انداز سے جاری و ساری رکھا گیا۔

اس وجہ سے ہماری نئی نسل جسے آج بڑے طمطراق سے اسلام سے باغی اور اسلامی اقدار سے دور گردانا جاتا ہے۔ بے راہ روی کا شکار ہو گی۔

"کیسے منزل پر پہنچتا کوئی
راہ میں راہنما بیٹھے تھے"

اگر سادہ ترین الفاظ میں آج کی حقیقت کو بیان کیا جائے تو صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ ملک کا نوجوان طبقہ دوراہے پر کھڑا ہے اسے راہنمائی کی ضرورت ہے۔

ایسی راہنمائی جو خود تمام قسم کی آلائشوں سے پاک ہو اور جس اپنا کردار مثالی اور قابل تقلید ہو۔ جو نوجوان نسل کو جو اپنے بڑوں کے طرز عمل کی بنا پر گمراہی کی منزل کے لیے اپنے سینوں میں کشش رکھتی ہے اُدھر جانے سے بچائے اور انہیں سیدھے اور سچے راستے پر ڈالدے۔

تاریخ شاہد ہے وقت کبھی کسی کا انتظار نہیں کرتا اور حالات بتا رہے ہیں کہ آج جس دور سے ہم گزر رہے ہیں۔ یہ وقت بہت نازک ہے ابھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا لیکن اگر اب بھی پچھلے سا طرزعمل روا رکھا گیا تو عجیب نہیں کہ ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں کیونکہ ہم وقت کے پنچھی کے پروں کو کتر نہیں سکتے۔

اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم ○

SHAMSI
For
CANVAS
&
TENTS
SHAMSI CLOTH
AND GENERAL MILLS LTD.
(KARACHI PAKISTAN)

HEAD OFFICE:
3, Idris Chambers,
Talpur Road,
Karachi-2.
Phones: 221941 - 238081
Grams: "Canvas" Karachi.
Telex: 24446 [illegible]

MILLS:
A-50, Sind Industrial
Trading Estates
Manghopir Road,
Karachi-16
Phones: 290443 - 290444

الاستفتا

برائے فلم قصص القرآن

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے سلسلہ میں کہ آیات و واقعاتِ قرآن کی فلم بندی جائز ہے کہ ناجائز۔

آج کل پاکستان ٹیلی ویژن پر مصری فلم قصص القرآن جس میں قرآنی واقعات کی فلم بندی کی گئی ہے اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات دکھائے گئے ہیں دکھائی جا رہی ہے کیا ایسی فلم بنانا دیکھنا اور دکھانا جائز ہے کہ ناجائز اور کیا اس سے توہین قرآن کا ارتکاب ہوا ہے کہ نہیں۔

المستفتی، مجلس عمل تحفظ عظمتِ قرآن۔

الجواب: ایسی فلم بنانا، دیکھنا، دکھانا ناجائز اور سخت گناہ اور حرام ہے بلکہ ایسے لوگوں پر کفر کا خطرہ ہے اس لئے کہ اس میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی علانیہ توہین ہے ایسے فتنہ کا سدِ باب حکومت پر فرض ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ علیم

عبدالرحیم عفی اللہ عنہ نائب مفتی دارالافتاء والارشاد

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

قرآن کریم کے واقعات کی مصورہ فلم بنانا، دیکھنا، دکھانا ہرگز جائز نہیں بلکہ قرآن کریم کی بے حرمتی کی بنا پر اس عمل میں شدید وبال کا اندیشہ ہے اور اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔

قرآن کریم کے مضامین جس عزت و جلال کے حامل ہیں۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ ان مضامین کو قرآن کریم ہی کے الفاظ میں پورے ادب و احترام کے ساتھ پڑھا یا سنا جائے۔

اس کے برعکس پیشہ ور اداکاروں اور بہروپیوں کو مقدس قرآنی شخصیتوں کی مصنوعی شکل میں پیش کر کے ان سے قرآن کریم کی بیان کردہ واقعات کی مصنوعی نقالی کرانا۔ آیات قرآنی کو کھیل تماشہ بنانے کے مترادف ہے۔ جو نص قرآن حرام ہے۔

۲۔ کوئی فلم جان داروں کی تصاویر سے خالی نہیں ہوتی اور جان داروں کی تصاویر بنانا، دیکھنا اور دکھانا شرعاً جائز نہیں لہذا قرآنی مضامین کو ایسے ذرائع سے پیش کرنا جو درجنوں احادیث کی رو سے ناجائز نہ صرف حرام بلکہ قرآن کریم کی توہین کے مترادف ہے۔

۳۔ واقعات کی فلم اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک اس میں عورتوں کے کردار نہ ہوں، چنانچہ مذکورہ فلم میں بھی یہ کردار موجود ہے۔ اور خواتین کا بے حجاب مردوں کے سامنے آنا یا ان کی تصاویر کا بلا ضرورت نامحرموں کو دیکھنا قرآن و حدیث کی رو سے بالکل ناجائز ہے اور اس ناجائز کام کو قرآن کریم کے مضامین بیان کرنے کے لیے ذریعہ بنانا بھی نہ صرف حرام بلکہ اللہ کے قرآن کریم کی توہین کے مترادف ہے۔

۴۔ کسی سچے سے سچے واقعہ کو بھی جب فلم کی شکل دی جاتی ہے تو اس میں فلم ساز کے ذہنی تخیلات کی آمیزش ناگزیر ہے اس کے بغیر عموماً کوئی فلم تیار نہیں ہو سکتی، فلم ساز کو ایک مربوط فلم بنانے کے لیے لا محالہ واقعات کے خلاء کو اپنے ذہنی قیاسات سے پر کرنا پڑتا ہے اور کچھ نہیں تو متعلقہ اشخاص کی شکل و شباہت، ان کی تعداد، ان کے انداز نشست و برخاست، ان کے ارد گرد پائے جانے والے ماحول پس منظر اور ان کی

عادات و خصائل کو لازماً قیاسی مفروضات کی بنیاد پر پیش کرنا پڑے گا، اور فلم میں ان سب باتوں کو قرآنِ کریم سے ممتاز نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا یہ سارے قیاسات قرآنِ کریم ہی کی طرح منسوب کئے جائیں گے جو قرآنِ کریم کی معنوی تحریف کے مشابہ ہے۔

زیرِ بحث فلم کے بارے میں بھی ذمہ دار فلم دیکھنے والوں نے بتایا ہے کہ اس میں قرآنِ کریم کے بیان کردہ واقعات کے ساتھ بہت سی اسرائیلی روایات اور فرضی تخیلات کو قرآنی واقعات کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے اور جن ناواقف لوگوں کو قصص القرآن سے واقف کرانے کے مزعومہ شوق میں یہ فلم دکھائی جا رہی ہے ان کے لیے قرآن اور غیر قرآن میں امتیاز کرنے کا کوئی راستہ نہیں وہ اس سارے مجموعہ ہی کو قرآنی مضامین سمجھیں گے اور ان کو قرآنِ کریم کے بارے میں اس سنگین غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی ذمہ داری ان لوگوں پر بھی ہوگی جو اس فلم کو بنانے یا دکھانے کے ذمہ دار ہیں۔

۵۔ قرآنِ کریم کے بیان کردہ واقعات میں بہت سے مقامات پر ایسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جن کی ایک سے زیادہ تشریحات ممکن ہیں، اور ان میں سے کسی ایک تشریح کو یقینی اور قطعی طور پر کسی دوسرے احتمال کے بغیر قرآنِ کریم کی حقیقی مراد قرار دینا جائز نہیں، مفسرین جب ایسی آیات کی تشریح کرتے ہیں تو عام طور سے ممکنہ احتمالات ذکر دیتے ہیں ورنہ کم از کم کسی نہ کسی صورت سے یہ واضح کر دیتے ہیں کہ اتنی بات قرآنِ کریم کی ہے اور اتنی تفسیر کی تاکہ قرآن کا غیر قرآن سے ملتبس ہونا لازم نہ آئے یہ صورت فلم میں کسی طرح ممکن نہیں، بلکہ فلم ساز کے ذہن میں مذکورہ آیت یا واقعہ کی جو تفسیر ہے صرف اسی کو لازماً قرآنی مضمون کی شکل میں اس طرح پیش کیا جائے گا۔ کہ اس میں کوئی دوسرا احتمال نہیں ہوگا اور فلم کے ذریعے اسی تفسیر کا نقش ذہن پر اس طرح قائم کر دیا جائے گا۔ کہ گویا اس فلم میں بیان کردہ تصریح عین قرآن ہے یہ صورت بھی قرآن اور غیر قرآن کے درمیان التباس پیدا کرنے کا موجب ہے اس لیے بھی یہ فلم بالکل ناجائز ہے۔

فلم کا اصل منشا تعلیم و تبلیغ نہیں ہوتا، بلکہ تفریح طبع اور کھیل تماشا سے لذت حاصل کرنا ہوتا ہے، لہٰذا اس فلم کو دیکھنے والے دراصل تفریحِ طبع کی غرض سے فلم دیکھیں گے نہ کہ علم، عبرت یا نصیحت حاصل کرنے کی غرض سے جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ اگر یہی مضامین اپنی اصلی صورت میں وعظ و تذکیر کے لیے بیان کیے جاتے ہیں تو لوگ اس میں شریک ہونے کے لیے تیار نہ ہوتے اور قرآنی مضامین کو سننے سنانے کا مقصد، محض کھیل تفریح کو بنا لینا کسی طرح جائز نہیں، بلکہ اس کا مقصد اصلی عبرت اندوزی ہے اس کے ضمن میں اگر تنشیط و تفریح بھی حاصل ہو جائے تو اور بات ہے۔ لیکن تفریح کو اصل قرار دے کر اسی کو مقصدِ اصلی بنا لینا ہرگز جائز نہیں۔

مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر نیز دوسرے متعدد مفاسد کے پیشِ نظر ایسی فلم بنانا، دیکھنا، دکھانا سب ناجائز ہے۔ مسلمانوں کو اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور حکومت کا بھی فرض ہے کہ نہ صرف یہ کہ ایسی فلمیں دکھلانے سے باز رہے بلکہ آئندہ اس قسم کی فلموں کی نمائش کا مکمل طور پر سدِ باب کرے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴ ، ۱۰-۴-۱۴۰۲ھ

قادیانی غنڈہ گردی کی روک تھام کیجئے

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے اراکین نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ جامع مسجد بخاری ربوہ کے خطیب مولانا اللہ وسایا کو قادیانی جماعت لاہور کے بہتر افراد نے ایک خط کے ذریعے جس پر ان سب کے دستخط موجود ہیں انہیں اور ان کے ساتھیوں کو مرتد ہونے کی دعوت دیتے ہوئے انہیں دھمکی دی ہے کہ ہم حالیہ نافذ شدہ اینٹی قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کریں گے اور اگر اس کے نتیجے میں ہمیں سزا ہوئی تو ہماری جگہ ہمارے دیگر اور ساتھی سنبھالیں گے اور اگر آپ اور آپ کے ساتھی قادیانی نہ ہوئے تو آپ کا حشر مولانا اسلم قریشی اور قاری محمد اشرف ہاشمی کا سا ہوگا اور ہماری دعوت قبول کرنے میں یہ دونوں علماء آپ کو واپس مل جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ خط گورنر پنجاب اور آئی جی پنجاب کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کی اس جسارت پر تبصرہ کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو غنڈہ گردی سے روکا جائے ورنہ بصورت دیگر حالات خراب ہونے کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

مولانا اللہ یار راشد پر حملے کی مذمت

کراچی مجلس کے تمام اراکین نے ربوہ میں ایک مسجد کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد پر قادیانیوں کے مبینہ حملے زخمی کرنے اور اغوا کی کوشش کی شدید مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس واقعہ کے سب سے بڑے ملزم عبدالعزیز بھانبڑی کو جلد گرفتار کیا جائے۔

مومنین میں تفریق پیدا کرنے والی مسجد گرا دینی چاہیئے

تحریر :- جناب ابن الحسن گیلانی صاحب

قادیانی امت کی ارتدادی سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے صدر مملکت نے حال ہی میں جو آرڈی نینس جاری کیا ہے اسے ملک کے ہر طبقہ نے سراہا ہے اور خود قادیانیوں کے تحفظ کے لیے اسے ضروری قرار دیا ہے لیکن ایک نام نہاد سی اقلیت نے جو بائیں بازو کی جانب اپنا رجحان رکھتی ہے اور جسے اس بات کا قطعاً کوئی علم نہیں ہے کہ منکرین ختم نبوت کے اس طبقہ نے ایک منظم اور الگ تھلگ اقلیت ہونے کی وجہ سے امت مسلمہ کو سیاسی اور معاشی طور پر کتنا نقصان پہنچایا ہے اس نے خواہ مخواہ حقوق انسانی کا پھریرا بلند کرتے ہوئے اس آرڈی نینس کی مخالفت شروع کر دی ہے حالانکہ پاکستان میں قادیانیوں سے کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جا رہا بلکہ انہوں نے اپنے اثر و رسوخ، جتھہ بندی مال و منال اور مخصوص ذہنی تربیت کی وجہ سے مسلمانوں کے انبوہ عظیم کے جو حقوق غصب کئے ہوئے ہیں صدر مملکت نے ان کی بازیابی کے لیے ایک سعی مشکور کی ہے گو اس سلسلہ میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے حیرت اس بات پر ہے کہ حقوق انسانی کے یہ خود ساختہ علم بردار ربوہ میں پامال ہونے والے انسانی حقوق کی طرف کبھی نگاہ نہیں اٹھاتے جہاں لوگوں کے معاشی حقوق کا خوفناک اتلاف ہی نہیں سیاسی و شہری آزادیوں کا مرگھٹ بھی ہے امور عامہ اور اس کے اشاروں پر چلنے والی نیم عسکری تنظیم خدام الاحمدیہ کے کارندے لوگوں کی زندگی اجیرن کیے ہوئے ہیں، دھونس، دھاندلی بائیکاٹ و مقاطعہ اور اس نوع کی دوسری کاروائیاں وہاں روز کا معمول ہیں اب جن لوگوں نے وہاں بدقسمتی سے مکان بنالئے ہیں وہ نہ امور عامہ و دفتر آبادی کی مرضی کے بغیر اسے فروخت کر سکتے ہیں کیونکہ زمین صدر انجمن احمدیہ کے نام لیز پر ہے اور نہ وہ اپنی مخصوص ٹریننگ کی وجہ سے مسلمانوں میں رہ سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے ایک نئی نبوت کی بنیاد پر ایک سو سال سے مسلمانوں سے سماجی و معاشرتی علیحدگی اختیار کر رکھی ہے اور وہ مسلمانوں کی شادی و مرگ میں بالکل شامل نہیں ہوتے بلکہ اس میں اتنا تشدد کرتے ہیں کہ جو قادیانی مسلمانوں کی ایسی کسی تقریب میں شرکت کر لیں انہیں ایسی سماجی سزائیں دی جاتی ہیں جو قانون ملکی کے تحت ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی حقوق انسانی کے چارٹر کے بھی منافی ہیں یہ جرائم ایک مخصوص حلقہ میں ہوتے ہیں اور اب تو اس سلسلہ میں جماعت کے امراء و مربیان کو اطلاع بھی بڑے محتاط طریق سے دی جاتی ہے۔ الفضل میں اعلان بھی بڑے گول مول الفاظ میں کیا جاتا ہے کہ حکومت کی گرفت سے بھی بچ جائیں اور گلشن کا کاروبار بھی چلتا رہے۔ جن لوگوں کو صدر مملکت کے آرڈی نینس پر حقوق انسانی کا چارٹر یاد آتا ہے وہ غنڈہ گردی کے ان واقعات پر کیوں خاموش رہتے ہیں جو ربوہ کی آہنی دیواروں کے اندر ظہور پذیر ہوتے ہیں، بائیں بازو سے متعلق افراد کی تاریں تو کریملن سے ملتی ہیں لیکن برطانوی و امریکی سامراج کے ایک خود کاشتہ پودا کے لیے ان کی ناروا ہمدردیوں سے شاہ ایران کا وہ قول یاد آتا ہے کہ ترقی پذیر ملک میں امریکہ اپنے مفادات کے لیے سوشلسٹ پارٹیاں خود تشکیل دیتا ہے تاکہ وہ اس کے مفادات کا تحفظ کرتی رہیں اگر معاملہ یونہی ہے تو پھر ان کا واویلا بجا ہے کہ یہ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی گلشن کے پھول ہیں۔

۱۹۵۴ء میں سی آئی ڈی پنجاب نے قادیانی امت کو ایک سیاسی تنظیم قرار دینے کا پروگرام بنایا تھا کیونکہ حکومت کا یہ خیال تھا کہ قادیانی افسروں کے ذریعے یہ جماعت جاسوسی کی سرگرمیوں میں ملوث ہے اور اسی

مئی میں اس کی ایک تنظیم کو غیر قانونی قرار دے کر افسران حکومت کو اس سے تعلقات منقطع کرنے کا حکم دیا گیا تھا پاکستان ٹائمز اور بعض دوسرے اخبارات میں حکومت کا وہ ہینڈ آؤٹ بھی چھپا ہوا موجود ہے جو اس سلسلہ میں جاری کیا اب بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر انجینئروں، ڈاکٹروں اور دوسرے شعبوں سے متعلق افراد کے جو اجتماعات ہوتے ہیں اور الفضل میں ان کے اعلانات بھی نظر آتے ہیں ان میں کون سے مسائل پر غور ہوتا ہے اس کا اندازہ کرنا کچھ مشکل نہیں۔

ایک صاحب نے لا اکراہ فی الدین کا حوالہ دے کر لکھا کہ قادیانیوں کو ہر چیز کی کھلی چھٹی دے دینی چاہیے کیونکہ دین میں کوئی جبر نہیں اس آیت کریمہ کا مفہوم بگاڑنے کی اس سے زیادہ بری مثال اور کوئی نہیں ہو سکتی ہے یہ آیت دین اسلام سے متعلق ہے قادیانی مذہب، مسیحیت یا ہندومت کے بارے میں نہیں اور نہ ہی اس کا اطلاق منافقین و مرتدین پر ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین میں تفریق کی غرض سے بنائی جانے والی "مسجد" کی تعمیر پر اظہار ناپسندیدگی فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے اسے "مسجد ضرار" قرار دے کر اس کے گرانے کا حکم دے دیا اور اسے گرایا گیا، صدر مملکت نے اُس فتنہ سے بچنے کی خاطر قادیانیوں کو ان اصطلاحات کے استعمال سے منع کیا ہے تو یہ عین سنت نبوی کی پیروی ہے تاکہ کفر اور اسلام کا التباس نہ ہو جائے پاکستان میں برسر اقتدار آنے والی کوئی سیکولر حکومت بھی اس آرڈی ننس کو منسوخ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی کیا کوئی سیکولر حکومت یہ برداشت کر سکتی ہے کہ کوئی قادیانی جی ایچ کیو میں یہ پڑھتے ہوئے داخل ہو۔

اے دوستو! اب چھوڑ دو جہاد کا خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ و قتال
یہ حکم سن کے جو کوئی لڑنے کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

ہمارے ترقی پسند اور سیکولر ذہن کے دوستو کو دین سے تو کد ہی سہی لیکن کیا وہ قومی و ملکی دفاع سے بھی تغافل برتنے لگیں گے، قادیانی اس ملک میں ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر رہیں اپنی آبادی کے مطابق ملازمتیں حاصل کریں۔ ان کے جان و مال کی حفاظت حکومت اور امت مسلمہ دونوں کا فرض ہے لیکن چونکہ ان کی حیثیت ایک سازشی فرقہ، محارب یا مرتد محارب کی ہے اور انہوں نے توقع کے مطابق نام نہاد مبشروں کی پٹاری کھول کر اس دام میں اسیر لوگوں کو ایک خاص انداز میں تربیت کرنا شروع کر دی ہے۔ اور اس کے مقاصد بھی اجاگر ہوتے ہیں

جا کر ... لیے اسے ... سیاسی تنظیم قرار دے کر اس پر قدغن عائد کر دی ... سرکاری ملازمین کے لیے اس تنظیم سے تعلق رکھنا جرم قرار دیا ... حکومت ... فوج کی فرسٹیں قادیانی افسران کی تیار کروا رہی ہے اس ... مقصد چونکہ محض انتظامی اور حفاظتی ہے اس لیے یہ ... مد نظر رکھا جائے کہ ... کے تیسرے گدی نشین نے ۱۹۷۴ء کی قرارداد کے بعد ... اپنے لوگوں کو فوج کے طور پر وہ حلف نامہ پر کرنے کا حکم دیا ہوا ہے ... وزارت قانون نے ان کی شناخت کے لیے جاری کیا ہوا ہے اور سینکڑوں قادیانی اسی جعل سازی سے کام لے کر ابوظہبی کویت اور سعودی عرب ... کام کر رہے ہیں اس لیے اس سلسلہ میں ایسا مکمل اور ہمہ گیر ضابطہ طے کرنا پڑے گا کہ کوئی قادیانی فریب دہی میں کامیاب نہ ہو سکے۔

بشکریہ جنگ لاہور ۲ جون ۱۹۸۴ء

شائقین علوم قرآنی کے لئے خوشخبری

پشتو زبان میں مکمل قرآن پاک کے الفاظ کے معانی اور تشریح طلب الفاظ کی مختصر تشریح، پونے چھ سو کے قریب صفحات پر مشتمل "لغات القرآن پشتو" میں مولوی حکیم حبیب گل صاحب نے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ ہدیہ فی جلد صرف بیس روپے ہے جو کہ اصل لاگت سے بھی کم ہے۔ درج ذیل مقامات سے دستیاب ہے۔

۱۔ یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور۔
۲۔ اسلامی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور۔
۳۔ ندیم بک سینٹر نوشہرہ صدر۔
۴۔ مکتبہ رحیمیہ اکوڑہ خٹک۔
۵۔ صدیقی بک ڈپو گوندل منڈی ضلع اٹک۔
۶۔ اخونزادہ سید زین العابدین محلہ اخونزادگان دھوبیان تحصیل صوابی ضلع مردان۔
۷۔ مدرسہ دارالعلوم قرآنی۔ ڈھیری کٹی خیل۔ متصل حکیم آباد تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور۔

کاروانِ ختم نبوت

- مرزائیت کی کمر ٹوٹنے لگی ۔ مرزائیوں کا قبول اسلام
- کنری میں ایک قادیانی گرفتار
- ربوہ میں ایک نومسلم محمود الحسن پر ایک قادیانی نوجوان مبشر احمد بھٹی کا قاتلانہ حملہ
- قادیانیوں کی ایک اور ہزیمت و رسوائی ۔

حافظ آباد مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد کے مبلغ اور محاسبہ کمیٹی کے رہنما حافظ عبدالوہاب جالندھری، صاحبزادہ مولانا محمد نواز چشتی ، ڈاکٹر ثناء اللہ ، چوہدری محمد اکبر چیئرمین یونین کونسل ، چوہدری عطا محمد اور رابطہ کمیٹی کے سیکرٹری محمد رشید اختر نے مشترکہ بیان میں حالیہ آرڈی ننس کو سراہا ہے ۔ اس پر مجلس عمل کے رہنما کو خراج تحسین پیش کیا اور حکومت سے عمل درآمد کی اپیل کی ہے ۔

"مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ"

مجلس عمل کی اپیل پر حافظ آباد کے نواحی گاؤں پریم کوٹ میں مرزائیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ شروع ہے ۔ صاحبزادہ مولانا محمد نواز چشتی ، چوہدری محمد اکبر ، چوہدری عطا محمد اور حافظ عبدالوہاب جالندھری ، اس جد و جہد میں پیش پیش ہیں ۔ مولانا محمد نواز چشتی صاحب اور حافظ عبدالوہاب کی تبلیغی ساعی سے ۵۰ قادیانیوں نے اب تک اسلام قبول کیا ہے ۔

علاوہ ازیں چند روز ہوئے ایک قادیانی مرتد مرگیا ۔ اس کو مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا ۔ حافظ آباد کی انتظامیہ نے مرزائیوں کو علیحدہ قبرستان میں دفن کرنے کا بندوبست کر دیا ہے ۔

مرزائیوں کی کمر ٹوٹنے لگی ، مرزائیوں کا قبول اسلام

شجاع آباد مجلس عمل تحفظ ختم نبوت شجاع آباد کے عہدیداروں و اراکین نے ہفتہ ختم نبوت منایا جس کے تحت شہر اور دیہاتوں میں وافر مقدار میں مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا اور مبلغ ختم نبوت نے کئی دیہاتوں میں لوگوں کے اجتماع سے خطاب کیا ۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت شجاع آباد کے صدر خلیل الرحمٰن قریشی نے اپنے کئی اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے عوام سے درخواست کی کہ وہ منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کریں ۔ جہاں کہیں بھی آپ کو مرزائی کافر مبلغ تبلیغ کرتے ہوئے نظر آئیں آپ پولیس اور ہمیں خبر کریں ۔ اس طرح سے انہیں حالیہ آرڈی ننس کی خلاف ورزی کرنے پر گرفتار کر لیا جائے گا ۔

موضع پونٹہ میں مولانا خلیل الرحمٰن قریشی نے سیرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت اور مرزائیوں کی سازشوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کرنے کا مطالبہ کیا ۔

جناب قریشی نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ پچھلے دنوں شجاع آباد کی ایک مضافاتی بستی کا دورہ کیا گیا جہاں تین قادیانی گھر آباد ہیں ۔ وہیں تنہا یہاں پانچ قادیانیوں نے صوفی محمد ناصر ملتانی کے ہاتھوں اسلام قبول کیا ۔ ان تین گھرانوں کے بقیہ افراد کے بارے میں بھی کوشش کی جا رہی ہے ۔ امید ہے کہ یہ کوشش بار آور ثابت ہو گی ۔

خلیل الرحمٰن قریشی (صدر)
مجلس تحفظ ختم نبوت شجاع آباد

حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کی زیر صدارت
پنجگور مکران ڈویژن کے تینوں اضلاع کے علماء کا ایک عظیم اجتماع ہوا۔ جس میں مولانا عبدالغفار صاحب بلیدہ، مولانا احتشام الحق صاحب آسیاآبادی، مولانا عبدالحق صاحب تربت اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ علماء کی اس میٹنگ میں قادیانیوں سے متعلق صدر پاکستان کے موجودہ آرڈیننس کا خیر مقدم کیا گیا اور اس بات پر زور دیا گیا کہ جلد از جلد اس پر مکمل عمل درآمد کیا جائے۔ اور ان کی عبادت گاہوں کا مساجد سے مشابہت ختم کیا جائے۔

اجلاس میں اہم ترین زیر غور مسئلہ ذکریوں کا تھا۔ اجلاس میں کہا گیا کہ صدر پاکستان نے جہاں قادیانیوں سے متعلق ایک مستحسن قدم اٹھایا ہے وہاں وہ ذکریوں کے بارے میں بھی یہ فیصلہ کرلیں کیونکہ ذکری تو ساڑھے چار سو سال سے غیر مسلم چلے آ رہے ہیں۔ اب صورت حال یہ بن گئی ہے کہ ان کو غیر مسلم ہوتے ہوئے شعائر اسلام کی توہین کرنے کی کھلی اجازت دے دی گئی ہے وہ ہر سال کوہ مراد پر جا کر حج کرتے ہیں۔

حال ہی میں انہوں نے کوہ مراد پر ایک عبادت گاہ بنا کر اس پر مسجد کا نام لکھ دیا ہے حالانکہ اس سے قبل وہ ذگرانہ، ٹکھا اور کہا کرتے تھے۔ نیز موجودہ نظام زکوٰۃ میں ان غیر مسلموں کے ممبر لیے گئے ہیں اور ان کو مستحقین زکوٰۃ میں سے قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ تمام فرق اسلامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ کسی غیر مسلم کو زکوٰۃ نہیں دیا جا سکتا۔ اجلاس سے حکومت سے فی الفور ان کمیٹیوں کو غیر مسلموں سے پاک کرنے کی اپیل کر دی ہے۔ نیز بالائی سطح پر مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس سلسلے میں مداخلت کرنے کے لیے اطلاع بھیجی گئی ہے۔

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما
مولانا زاہد الراشدی نے لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی طرف سے قادیانیوں کے خلاف صدر کے آرڈیننس کے بارے میں قرارداد مسترد کیے جانے پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اور ایک بیان میں کہا ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ قرارداد پیش کرنے والے وکلاء نے کسی مناسب تیاری اور رابطہ کے بغیر یہ قرارداد اچانک پیش کر دی ہے۔ اور ہائی کورٹ بار کے ارکان نے بھی اس پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی بجائے موجودہ حکومت کے ساتھ سیاسی مخاصمت کے پس منظر میں اس قرارداد کو مسترد کرنے میں جلدبازی سے کام لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک مارشل لاء کی مخالفت اور موجودہ حکومت کے سیاسی اقدامات کو مسترد کرنے کا تعلق ہے ملک کے قانون دان طبقہ کا رویہ بجا ہے اور جمعیۃ علماء اسلام، جمعیت علماء پاکستان جماعت اسلامی اور جمعیۃ اہل حدیث جیسی دینی سیاسی جماعتیں اس معاملہ میں نہ صرف ان کی ہمنوا ہیں بلکہ ۱۹۷۳ء کے آئین کی فوری بحالی اور آزادانہ انتخابات کے انعقاد کا مسلسل مطالبہ کر رہی ہیں مگر قادیانیت کے مسئلہ کو اس سیاسی مخاصمت کے ساتھ منسلک کرنا اور حکومت کے ساتھ سیاسی اختلافات کی وجہ سے ملت اسلامیہ کے تمام مکاتب فکر کے متفقہ مطالبات اور موقف کی نفی کرنا معقول اور منطقی طرز عمل نہیں ہے اور قانون دان طبقہ کو اپنے اس طرز عمل پر نظر ثانی کرنا ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے بارے میں صدر کے آرڈیننس کا نفاذ موجودہ حکومت کی پالیسی کا حصہ نہیں بلکہ ایک سال سے ملک بھر میں پورے جوش و خروش کے ساتھ چلنے والی تحریک اور شدید عوامی دباؤ کا نتیجہ ہے اور دینی حلقوں کے متفقہ مطالبات میں سے چند مطالبات اگر منظور کر کے انہیں آرڈیننس کا حصہ بنا دیا گیا ہے تو اسے صرف اس بنیاد پر مسترد نہیں کیا جا سکتا کہ چونکہ یہ جنرل ضیاء کی حکومت نے کیا ہے اس لیے ہمیں قبول نہیں میں معزز وکلاء سے پوچھنا چاہوں گا کہ سیاسی مطالبات سے ہٹ کر ملک کے قانونی ڈھانچے کے بارے میں قانون دان طبقہ کے مطالبات میں سے کوئی اہم مطالبہ اگر موجودہ حکمران منظور کر لیتے ہیں تو کیا معزز وکلاء یہ کہہ کر اسے رد کر دیں گے کہ چونکہ یہ مطالبہ ضیاء حکومت نے منظور کیا ہے اس لیے ہم مسترد کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کا مسئلہ اسلامیان پاکستان کے ایمان و عقیدہ کا مسئلہ ہے اور قوم کی اکثریت کے موقف اور مطالبات کی مخالفت مسلمہ جمہوری اصولوں کے بھی منافی ہے اس لیے میں لاہور ہائی کورٹ بار کے ارکان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس سلسلے میں اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کر کے اپنی پوزیشن واضح کریں اور خواہ مخواہ قادیانی نوازی کا ارتکاب کر کے اپنے ایمان و عقیدہ کو شکوک و شبہات کے حوالہ نہ کر دیں۔

گزشتہ دنوں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب خطیب مسجد تقرل کالونی کے ہاتھ پر ایک خاندان نے اسلام قبول کیا بیان کا متن یہ ہے میں منکہ مسمی محمد اکرم ولد نفیر علی قوم تگے ترکی تبل جیسے اپنے تمام اہل و عیال مسیان انوار بیگم بنت محمد دین اہلیہ محمد کریم اور نبشارت ولد محمد کریم زاہد محمود ولد محمد کریم ۔ طاہر محمود ولد محمد کریم ۔ نرگس بتول بنت محمد کریم ہم سب برضا و رغبت بقائمی ہوش و حواس بغیر کسی جبر و کرہ دین اسلام یعنی دین محمد مصطفےٰ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے ہیں اور ہم حلفیہ کہتے ہیں کہ سابقہ مذہب قادیانیت کو باطل سمجھ کر ترک کرتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو کذاب دجال اور کافر سمجھتے ہوئے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور اس کافر سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں اور آج مولانا نذیر احمد صاحب خطیب تقرل کالونی سکھر اور قاری احمد حسن خطیب مسجد دارالعلوم کونسل روڈ سکھر اور حافظ محمد اقبال قریشی صاحب، حافظ قمرالدین صاحب عبدالمجید خان صاحب، خالقداد خان تقرل کالونی سکھر والوں کی موجودگی میں مذکورہ بالا اقرار و اعلان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس دین حق پر جس اسلام کو ہم سب نے قبول کیا قائم اور دائم اور ثابت قدم رکھے اور اس کے تمام احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ دستخط اسلام قبول کنندگان محمد کریم طاہر راشد محمود نرگس بتول انور بیگم دستخط گواہان نذیر احمد عفی عنہ احمد حسن پانی پتی اقبال عبدالمجید خالقداد خان حافظ قمرالدین ۔

کنری میں ایک قادیانی گرفتار

کنری صادق آرڈی ننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک بشیر نامی قادیانی کو اس وقت گرفتار کر لیا گیا۔ جب وہ جانی ٹیلرز کی دوکان پر مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے مقامی رکن حافظ محمد ریاض کو قادیانیت کی تبلیغ کر رہا تھا۔

حافظ محمد ریاض نے اس قادیانی کو منع کیا اور بشیر قادیانی نے نے منع کرنے کے باوجود اپنی تبلیغ کو جاری رکھا اس پر حافظ محمد ریاض نے گواہ کے طور پر محمد ملک، محمد شان، نذیر احمد قائم خانی کو بلایا۔ اس وقت بشیر قادیانی اپنی تبلیغ میں مصروف تھا انہوں نے مل کر پولیس تھانہ کنری میں اطلاع دی۔ پولیس تھانہ کے ایس ایچ او شیخ بشیر ... نے ملزم بشیر قادیانی کو گرفتار کرکے دفعہ ۲۹۸ پی پی سی کا مقدمہ درج کر کے مجسٹریٹ عمر کوٹ کی عدالت میں پیش کر دیا ہے۔

ربوہ میں ایک نومسلم محمود الحسن پر ایک قادیانی نوجوان مبشر احمد بھٹی کا ناکام قاتلانہ حملہ،

قادیانی نوجوان رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا گیا۔ قاری شبیر احمد عثمانی کا دعویٰ، ربوہ پولیس نے شاندار کردار ادا کیا۔ اور زیر دفعہ ۲۹۸/۵۰۶ پرچہ درج کر لیا ہے

جامع مسجد محمدیہ ربوہ کے انچارج قاری شبیر احمد عثمانی نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ کل مورخہ ۲۸ شام ۴ بجے وقت محمود الحسن نومسلم پر قادیانی نوجوان مبشر احمد بھٹی سکنہ دارالرحمت غربی ربوہ پیچھے لگا ہوا تھا۔ اور کہا کہ آپ مذہب اسلام کو ترک کر کے دوبارہ احمدیت قبول کر لو۔ ورنہ آپ کو قتل کر دیا جائے گا۔ اور اپنے مذہب احمدیت کی تبلیغ کرتا رہا۔ جس پر نومسلم محمود الحسن کے جذبات سخت مجروح ہوئے۔

اسی اثناء میں نومسلم محمود الحسن نے مبشر احمد قادیانی کی منت سماجت کر کے جان بچائی اور وہ ملزم خنجر لہراتا ہوا قتل کرنے کی دھمکی دی اور ملزم مبشر احمد نے محمود الحسن کو کہا کہ اگر آپ نے احمدیت کو دوبارہ قبول نہ کیا تو آپ کو قتل کر دیا جائے گا۔

محمود الحسن نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ربوہ پولیس کو اطلاع دی کہ ربوہ پولیس موقع پر پہنچ گئی اور ملزم کو موقع پر خنجر سمیت گرفتار کر کے ایک شاندار اہم کردار ادا کیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس نومسلم محمود الحسن سمیت تمام مسلمانوں کی جان و مال کا تحفظ کیا جائے۔ اور یہ بھی مطالبہ کیا کہ اس ملزم مبشر احمد کو سخت سزا دی جائے۔

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت خطیب الفاروق نے قرارداد جمعہ پر پیش کی اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی صاحب، محمد اشرف ہاشمی صاحب اور مولانا اللہ یار صاحب، ارشد صاحب کے ملزموں کو سخت سزا دی جائے۔

حضرت مولانا قاری خلیل احمد صاحب خطیب جامع مسجد بندروڈ جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر نے جامع مسجد میں قرارداد

چیش کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا اللہ یار صاحب ارشد کے ملزموں کو قتل کیا جائے اور مولانا اسلم قریشی، مولانا اشرف ہاشمی صاحب کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے، قرارداد کا متن یہ ہے۔

نماز جمعۃ المبارک یہ عظیم اجتماع قادیانی ٹولہ کی ناپاک سازش کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ جس سازش کے تحت اس ٹولے نے حضرت مولانا اللہ یار صاحب ارشد، خطیب جامع مسجد احرار اسلام، ربوہ کو اغوا کرکے تحصیل ربوہ کے ایک بنگلہ میں بند کر دیا۔ جہاں زدوکوب کرنے کے بعد حضرت مولانا صاحب کے قتل کا منصوبہ تیار کیا گیا۔ بروقت قرب وجوار کے مسلمانوں کو خبر ہو گئی۔ جنہوں نے بنگلہ کا فوراً گھیراؤ کر لیا۔ اور پولیس کو اطلاع کر دی۔ جس نے قادیانی بنگلہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور پھر بنگلہ میں داخل ہو گئی۔ حضرت مولانا صاحب کو آزاد کرایا اور دہشت گرد ملزمان کو گرفتار کر لیا۔

قادیانیوں کی جانب سے حضرات علماء کرام کو قتل کی دھمکیاں مسلسل دی جاتی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو مولانا اشرف ہاشمی کا ہوا ہے۔

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جائے اور قادیانی دہشت گردوں کا قلع قمع کیا جائے اور فوراً قادیانیوں کو غیر مسلح کیا جائے۔ تاکہ وطن عزیز کے امن عامہ کو نقصان نہ پہنچے۔

قادیانیوں کی ایک اور ہزیمت اور رسوائی

قادیان کافی عرصے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن زولوجیکل گارڈن میں اپنا مذہبی اجتماع کرتے تھے۔ امسال صدارتی آرڈی ننس کے نفاذ کے باوجود انہوں نے مذہبی اجتماع کی درخواست ڈپٹی کمشنر کو دے دی۔ زولوجیکل گارڈن کے متصل صابری مسجد کے خطیب مولانا محمد حسین نقشبندی نے ۲۱ رمضان کو اخبارات میں ایک بیان کے ذریعہ مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کیا۔ اس پر مجلس تحفظ ختم نبوت اور سواد اعظم کے اراکین حرکت میں آگئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو رکنی وفد نے جو راقم الحروف اور باوا صاحب پر مشتمل تھا ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی اور ان کو زبانی و تحریری بتلایا گیا کہ قادیانیوں کا اس طرح کھلم کھلا مذہبی اجتماع کرنا مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے مترادف ہے نیز عالیہ آرڈی ننس کی بھی کھلا خلاف ورزی ہے۔ مگر انہوں نے اطمینان بخش جواب نہ دیا۔ دوسرے دن ایک درخواست ہوم سیکرٹری، کمشنر اور گورنر کے پاس قوم بے واحب نے پہنچائی

اس سلسلے میں عید سے تین دن پہلے صابری مسجد علماء کا ایک عظیم اجلاس بھی ہوا جس میں قادیانیوں کے مذہبی اجتماع پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا۔ عید سے قبل الحاج مولانا محمد زکریا باوا صاحب اور راقم الحروف نے مجلس شوریٰ کے ممبر مولانا اسعد تھانوی سے ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ میں اس سلسلے میں ڈی ایم ایل اے سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کر چکا ہوں، نیز گورنر کو فون کیا ہے۔ انشاءاللہ قادیانی یہ مذہبی اجتماع نہیں کر سکیں الحمدللہ علماء کی اس طرح سے مشترکہ کوششوں سے قادیانیوں کا یہ اجتماع بند کر دیا گیا۔

جنابِ عالیٰ!

گذارش ہے کہ میں فدوی منیر احمد انچارج دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ثالی تعلقہ عمرکوٹ ضلع تھرپارکر کو آج مورخہ ۳۰/۶/۸۴ بروز ہفتہ بوقت دوپہر تقریباً ۱۵-۱ بجے اپنے گھر سے بازار آرہا تھا تو سرخ رنگ کی جیپ میں مظفر قادیانی ولد چوہدری مسعود قادیانی اور مسعود قادیانی ولد شیخ سلطان قادیانی جو اگلی سیٹ پر سوار تھے میرے گھر کے قریب آکر کہا کہ تجھے اغوا کرکے اسلم کے قریشی کے پاس چھوڑ آئیں گے، جیسا حشر اسلم قریشی کا کیا ہے، ویسا ہی تمہارے ساتھ کریں گے۔ جناب سے گذارش ہے کہ میرے مال و جان کی حفاظت کا مناسب انتظام کیا جائے اور ان دھمکی دینے والوں کا مناسب انتظام کیا جائے۔ کیونکہ مجھے ان لوگوں سے سخت خطرہ ہے۔

عین نوازش ہوگی۔

عرض گذار حافظ منیر احمد انچارج دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ثالی تعلقہ عمرکوٹ ضلع تھرپارکر

۱۔ کاپی، جناب گورنر جہانداد صاحب حکومت سندھ
۲۔ کاپی، ہوم سیکرٹری 〃 〃 〃
۳۔ کاپی، آئی جی پولیس 〃 〃 〃
۴۔ کاپی، ڈپٹی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صاحب حیدرآباد
۵۔ کاپی، ڈی۔ آئی۔ جی صاحب حیدر آباد
۶۔ کاپی، سب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صاحب تھرپارکر

۷۔ کاپی، ڈپٹی کمشنر صاحب تھرپارکر میرپور خاص

۸۔ کاپی، ایس پی صاحب 〃 〃

۹۔ کاپی، انچارج پولیس اسٹیشن کنری تعلقہ عمرکوٹ ضلع تھرپارکر۔

جنابِ عالی

گذارش ہے کہ کل بروز ہفتہ مورخہ ۳۰/۶/۸۴ بوقت صبح ۸۔۳۰ تا ۸۔۰۰ بجے قادیانیوں نے ثاقی شہر سے متصل کریم نگر میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کیا ہے۔ اور تقریریں کی ہیں۔ اس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے اور اشتعال پھیلا۔ اس سے پہلے تقریباً دو ماہ پہلے اسپیکر اتار دیا گیا تھا۔ اب دوبارہ فٹ کر کے نئے سرے سے مسلمانوں کے جذبات سے کھلا اشتعال پھیلایا جا رہا ہے۔ جناب سے گذارش ہے کہ فوری کاروائی کر کے قانونی تقاضے پورے کئے جائیں۔ تاکہ وہاں دوبارہ مسلمانوں کے جذبات مجروح نہ کر سکیں۔

عین نوازش ہوگی۔

عرض گذار، حافظ سفیر احمد

انچارج دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت

ثالی تعلقہ عمرکوٹ ضلع تھرپارکر

۱۔ کاپی، جناب جہانداد صاحب گورنر حکومت سندھ

۲۔ کاپی، 〃 ہوم سیکرٹری صاحب 〃 〃

۳۔ کاپی، 〃 آئی جی پولیس 〃 〃 〃

۴۔ کاپی، 〃 ڈپٹی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صاحب حیدرآباد

۵۔ کاپی، 〃 ڈی آئی جی پولیس صاحب 〃

۶۔ کاپی، 〃 سب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صاحب میرپور خاص

۷۔ کاپی، 〃 ڈپٹی کمشنر صاحب میرپور خاص

۸۔ کاپی، 〃 ایس پی پولیس صاحب 〃

۹۔ ۱۰۔ 〃 انچارج پولیس اسٹیشن کنری تعلقہ عمرکوٹ ضلع تھرپارکر

ضلع مانسہرہ میں دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت مرزا کرامت اللہ کے خلاف مقدمے کا اندراج۔

درخواست ضمانت مسترد!

یہ ۲۶ اپریل کے آرڈی ننس کے اجراء کے بعد یہ پہلا تاریخی مقدمہ ہے۔ جس کا اندراج مانسہرہ پولیس نے اس رنت کیا۔ جبکہ ایک مرزائی رانا کرامت اللہ نے ایک مسلمان کو سلام کیا اور مسلمانوں کو شرابی اور زانی کہا اور مرزائیت کی سچائی بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم سے زیادہ کون بہتر مسلمان ہے۔

واقعات کے مطابق مورخہ ۲ جون کو مانسہرہ کے مشہور مرزائی رانا کرامت اللہ نے عزیز الرحمٰن کلاتھ مرچنٹ کی دکان میں داخل ہوتے ہوئے سلام کیا جس کے جواب میں عزیز الرحمٰن نے کہا کہ تم مرزائی مرتد ہو اور دائرہ اسلام سے خارج ہو۔ لہٰذا تم ہمیں سلام نہ کیا کرو۔ میں تمہارے سلام کا جواب نہیں دیتا کیونکہ السلام علیکم کا لفظ مذہب اسلام سے ہے۔ اس کے جواب میں مرزائی ملعون نے کہا

تمہارا اسلام زانیوں شرابیوں اور چوروں کا اسلام ہے اور اصل مسلمان ہم ہیں۔ اس پر عزیز الرحمٰن صاحب مذکور نے جمت کر کے پولیس کو اطلاع دی۔ مگر پولیس والوں کی معنی خیز ٹال مٹول سے مایوس ہو کر صاحب موصوف نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں اطلاع کی۔ جس پر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے اراکین جمع ہو گئے اور اسی دوران مانسہرہ کے دیگر غیور مسلمان کافی تعداد میں اکٹھے ہو گئے اور پولیس چوکی مانسہرہ میں ہجوم کی صورت میں پہنچے اور رانا مرتد کے خلاف مقدمہ درج کرنے اور قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا اور تب مانسہرہ پولیس نے مقدمہ درج کیا۔ اور تفتیش شروع کر دی اور مرزا کو گرفتار کر لیا گیا۔ بعد ازاں مرزا رانا کرامت اللہ نے جناب اسسٹنٹ کمشنر صاحب ضلع مانسہرہ کی عدالت میں ضمانت کے لیے درخواست گذاری۔ جس پر ضلع مانسہرہ کے وکلاء نے مثالی اور تاریخی کارنامہ انجام دیا۔ اور اس طرح مقامی عوام نے بڑی جرأت ایمانی سے کام لیتے ہوئے سارا دن اے۔ سی۔ صاحب موصوف کی عدالت کے سامنے ہجوم کی شکل میں بیٹھے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اے۔ سی۔ صاحب موصوف نے مرزا کرامت اللہ کی درخواست ضمانت مسترد کرتے ہوئے

مسلمانان مانسہرہ کے جذبات کو کنٹرول کیا۔ یاد رہے کہ ایک وکیل مبارک احمد نعمانی (مرزائی) نے مرزا کی درخواست ضمانت کی پیروی کی۔ جو کہ اسے پہلے اپنے آپ کو مسلمان کہتا رہا ہے اور ۱۹۸۴ء میں مبارک احمد مرزا نے مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور اب تک اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا رہا ہے۔ ادھر مجلس تحفظ ختم نبوت (مجلس عمل) کے صدر مولانا عبدالغنی صاحب جنرل سیکرٹری مولانا فضل ربی صاحب جوائنٹ سیکرٹری سید منظور احمد شاہ آسی۔ نائب صدر مولانا عبداللہ خالد، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا عبدالرحمن جامی صاحب مولانا عبدالحق صاحب علمائے کرام اور دیگر معززین مانسہرہ مقدمہ کی پیروی کے لیے عدالت میں حاضر رہے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے وکلاء کی بہت بڑی تعداد نے پیروی میں شرکت کی۔ جن میں شیر افضل خان ایڈووکیٹ غلام مصطفےٰ خان ایڈووکیٹ اور لالہ محمد اقبال خان ایڈووکیٹ اور حبیب الرحمٰن تنولی ایڈووکیٹ پیش پیش تھے۔ مزید برآں کہ یہ پہلا قدم ہے جس میں کہ جملہ وکلاء نے مرزا کی طرف سے پیروی مقدمہ سے انکار کیا۔ اور ہر قسم کے تعاون کا مجلس عمل کو یقین دلایا۔

بقیہ :۔ دوسری عالمی کانفرنس

کی مدنی خاتم النبیینؐ کے لیئے خاص ہیں۔ جماعت احمدیہ کے فرضی نام سے مرزا قادیانی کے پیروکاروں کے لیے ممنوع قرار دیا ہے۔ اس لیے کہ یہ فرقہ صرف عالمی استعمار صیہونی اسرائیل ہو یا کیمونزم بلاک کے متبع روسی۔ یا نصرانی، صلیبی اور ہندو ازم ہو یا مرزائیت "الکفر ملۃ واحدۃ" کے مصداق امت مرزائیہ ان تمام اسلام دشمن طاقتوں کی جاسوس ہے۔ جو مسلمانان عالم اسلام اور اس کے باہر عالم اسلام کے اتحاد کے خلاف جاسوسی کا کام کرتی ہے۔ میں اس عظیم موتمر میں شریک ائمہ کرام خطباء عظام کے ذریعے پورے عالم اسلام کی حکومتوں اور ان کے سربراہوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ پورے عالم اسلام کے دشمن استعماری قوتوں کے حامیوں ان قادیانیوں یا اتباع مرزا غلام احمد کذاب سے اپنے ملکوں اور عوام کو بچائیں۔ یہ عالم اسلام کے انتشار اور افتراق کے لیے اسلام کے مقدس نام استعمال کرتے ہیں۔ وہ حقیقت میں مرزائی ٹولہ

عبداللہ بن ابی اور عبداللہ ابن سباء کی طرح منافقت کے لباس میں وہی کردار ادا کرتے ہیں۔ پورے عالم اسلام کے علماء ان کو کافر قرار دے چکے ہیں۔ آخر میں اس موتمر کے منعقد کرنے پر اپنے برادر ملک جمہوریہ ایران کے سربراہ جناب خمینی صاحب اور ایران کی حکومت کا اپنی اور

اپنے عوام کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کے علماء کو اتحاد اور اتفاق کی توفیق عطا فرمائیں کہ وہ پوری دنیا میں یکجہتی اتحاد اسلامی اور مظلوم انسانوں کی نصرت اور غلام انسانوں کی آزادی کے لیے اپنے اسلاف کبار کی طرح جہاد کے ہر میدان میں ڈٹ جائیں اللہ تعالیٰ مظلوموں کی نصرت فرمادیں اور غلاموں کو آزادی نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

بقیہ :۔ خصائل نبویؐ

الا کل شیء ما خلا اللہ باطل۔

۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ شاعروں عرب کے کلام میں بہترین کلمہ لبید کا یہ مقولہ ہے۔ الا کل شیء ما خلا اللہ باطل۔

فائدہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث اسی باب کے شروع میں گذر چکی ہے۔

بقیہ :۔ ابتدائیہ

اور قادیانی آرڈی ننس کی دھجیاں بکھر گئیں ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ متعلقہ تھانہ نے قادیانیوں کے خلاف کیا کاروائی کی!

راولپنڈی، اور کراچی کی انتظامیہ کی ذمہ داری تو یہ تھی کہ قادیانیوں کی فوری گرفتاری عمل میں آنی چاہیئے تھی ہمارا گمان تو اچھا ہے کہ انہوں نے کاروائی کی ہوگی۔ ورنہ مسلمان یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ قادیانی آرڈی ننس محض ایک کاغذی پرزہ ہے جسے مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے جاری کیا گیا ہے۔

ہم تمام صوبائی حکومتوں سے درخواست کریں گے کہ وہ مسلمانوں کا احترام کرتے ہوئے کھلے میدانوں میں یا قادیانی عبادتگاہ سے باہر سڑک پر کسی بھی قسم کا مذہبی اجتماع منعقد کرنے کی اجازت نہ دے۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

نعت

لب محوِ ثنائے مصطفیٰ ﷺ ہے
یہ لطف و کرم کی انتہا ہے

اے سیدِ انس و جاں تری شاں
حدِ ادراک سے ورا ہے

تو واقفِ سرِ لامکانی
تو محرمِ ذاتِ کبریا ہے

ہے تیرے خیال کا یہ اعجاز
بابِ فردوس کھل گیا ہے

جنت کی مہک بسی ہے اسمیں
جھونکا جو یہاں نسیم کا ہے

اس در پہ ہیں اشکبار آنکھیں
بارانِ کرم کا سلسلا ہے

گلزارِ جہاں میں تیرے انوار
خورشید میں تیری ہی ضیا ہے

جاں اس شہرِ طرب میں نکلے
حافظ یہی دل کا مدعا ہے

حافظ لدھیانوی